152584-ایک عیسائی بیوی کی مسلمان خاوند سے سوء معاشرت کی مشکلات

سوال

میں عیسائی ہوں آپ یہ مت کہیں کہ عیسائی کافر ہیں کیونکہ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا، میں ان ہزاروں مسلمانوں سے بہتر ہوں جو دین اسلام کی طرف منسوب ہو کر غلطیوں کو دین کے ساتھ معلق کرتے ہیں.

میرا خاوند مسلمان ہے اور میرے اس سے چار بچے ہیں جن میں دو نوجوان بچیاں جو باپردہ ہیں اور دو بیٹے چھوٹے ہیں میں نے اللہ کے ڈر و خوف پر ان کی بہترین تربیت و پرورش کی ہے، وہ متقی ہیں اور اسلام اور عیسائیت کے سارے شعار کا احترام کرتے ہیں.

یہ علم میں رہے کہ میرا خاوند اللہ کا خوف نہیں رکھتا اور اللہ سے نہیں ڈرتا بلکہ سب انبیاء و ادیان کو برا کہتا اور سب و شتم کرتا ہے، اس کی اور بیوی بھی ہے جو اس کی خالہ زاد ہے وہ جادو ٹونہ کرتی ہے اس نے میرا گھر تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور تعویذ وغیرہ بھی کرتی رہتی ہے.

میری زندگی اس کے ساتھ اجیرن بن کر رہ گئی ہے اور جہنم بن گئی ہے، اس کی اپنی تو کوئی اولاد نہیں وہ ہر طرح سے منافق کے مشابہ ہے جھوٹ وریاء کاری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، اور وہ دین کا دعوی تو کرتی ہے لیکن اس میں دین نام کی کوئی چیز اور محبت و مودت اور رحمت نہیں پائی جاتی.

وہ یہاں یورپ آئی ہے اور خاوند نے اسے پردہ نہ کرنے اور بے حیائی اور فحاشی کے مقامات پر جانے کی اجازت دے رکھی میں اسے اور ہر اس طرح کے مسلمان کو اچھا نہیں سمجھتی.

میں اپنے خاوند کے ساتھ بہت ساری مشکلات کا شکار ہو چکی ہوں، اس نے بیسیوں بار طلاق کی قسم بھی اٹھائی ہے، اور وہ مجھے نہیں چاہتا، لیکن چاہتی ہوں کہ وہ مجھے آزاد کر دے وہ مجھے صرف اس لیے رکھے ہوئے ہے کہ میں اس کی خدمت کروں اور اپنے بچوں کی تربیت کروں.

اور اب وہ پانچ ماہ سے بائیکاٹ بھی کیے ہوئے ہے اور طلاق کی قسم اٹھائی ہے وہ نہ تو میرے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرتا ہے اور نہ ہی کھانے پینے کے اخراجات دیتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں اس پر حرام ہو چکی ہوں یا نہیں ؟

اور مجھے یہ بھی بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے، برائے مہربانی آپ میری مدد فرمائیں، اللہ تعالی آپ پر راضی ہو، یہ علم میں رہے کہ وہ شخص حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہے اور میں اپنے دین عیسائیت پر قائم ہوں ؟

پسندیدہ جواب

ہم اس ظالم کی جانب سے جو کچھ ہو رہا
ہے اور آپ کے حقوق میں جو کوتاہی کر رہا ہے اس پر افسوس کرتے ہیں اور آپ کی قدر

کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ آپ کا خاوند آپ پر ظلم کررہا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم آپ کو کچھ تنبیہات کرنا چاہتے ہیں جن میں آپ کے سوالات کا جواب بھی ہے :

اول :

آپ نے ہمیں یہ کہا ہے کہ :

"آپ عیسائیوں کو کافرمت کہیں"

اس معاملہ میں ہمارا کوئی دخل نہیں،
اور نہ ہی ہم نے یہود و نصاری اور مجوسیوں کو کافر قرار دیا ہے، بلکہ ان سب پر تو اللہ سبحانہ وتعالی نے کافر ہونے کا حکم لگایا ہے اور اسی اللہ سبحانہ وتعالی نے بتایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کیا جائیگا، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب زمین والوں کی جانب رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی دین اسلام کے علاوہ
کوئی اور دین تلاش کریگا تو اس کا وہ دین قابل قبول نہیں ہے، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا}.آل عمران (85).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے :

.{یقینا ان لوگوں نے کفر کا ارتکاب
کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالی تینوں میں تیسرا ہے، حالانکہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اگر وہ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو ان میں سے کافروں کو المناک عذاب دیا جائیگا}.

.{یہ لوگ اللہ تعالی کی طرف جھکتے
کیوں نہیں اور استغفار کیوں نہیں کرتے؟ اللہ تعالی تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے}.

﴿مسیح ابن مریم سوائے پیغمبر ہونے کے کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، ان کی والدہ ایک راست باز خاتون تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے، آپ دیکھیئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجئے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں﴾ المآئدۃ (73–75).

اللہ کی بندی اگر ہم کوئی ایسی بات اور کلام کریں جسے آپ سننا پسند نہ کرتی ہوں تو پھر ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ یہ بات ہم اپنی جانب سے نہیں کرتے.

ہم یہ بات تاکید سے کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنا شکوی بیان کریں اور ہم سے سوال کریں اور ہماری یہ شان اور حالت نہیں کہ ہم آپ کو کہیں کہ آپ کافرہ عورت ہیں؛

کیونکہ اس بات کا اس جھگڑے اور سوال وشکایت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور جس کے بارہ میں آپ نے دریافت کیا ہے اس کا اللہ تعالی کے بیان کردہ حکم سے کوئی تعلق ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿اے ایمان والو تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، یقیناً جانو اللہ تعالی تمہارے اعمال سے باخبر ہے﴾ المآئدۃ (8).

دوم :

ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ کچھ غیر مسلم ایسے بھی ہیں جو بہت سارے مسلمانوں سے اخلاقی طور پر اچھے اور بہتر ہیں، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ لوگ دینی طور پر بھی مسلمانوں سے بہتر اور اچھے بن گئے ہیں!

اسی طرح ہم ان ظلم و ستم کرنے والے
برائی اور شر کو چاہنے والے مسلمانوں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنا اخلاق بہتر
بنائیں تاکہ اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم پر عمل کرسکیں کیونکہ اللہ کا حکم یہی
ہے.

اور اسی طرح ہم اچھے اخلاق کا مظاہرہ
کرنے والے افراد سے بھی کہتے ہیں کہ وہ دین میں بہتری پیدا کرکے یعنی دین اسلام
قبول کرکے اخلاق حسنہ میں جو کمی ہے وہ پوری کرلیں.

آپ یہ علم میں رکھیں کہ غیر مسلموں
میں یہ لوگ جو اخلاق حسنہ کے مالک ہیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اللہ
رب العالمین کے ساتھ تو اس اچھے اخلاق کا مظاہر نہیں کیا!

کیونکہ جب وہ اللہ تعالی کی اولاد
ہونے کا دعوی کرتے ہیں تو حقیقت میں اللہ تعالی پر سب وشتم کرتے ہیں!

یا پھر جب یہ دعوی کرتے ہیں کہ اللہ
سبحانہ وتعالی کے ساتھ کوئی اور الہ بھی شریک ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی ت
ان کے قول سے بہت ہی بلند و بالا ہے.

اس لیے جو بھی یہ کہتا ہے کہ عیسی ہی
اللہ ہے، یا پھر وہ اللہ کا بیٹا ہے تو اس نے اللہ سبحانہ وتعالی پر سب وشتم کیا
اور یہی نہیں بلکہ یہی سب سے بڑی سب وشتم ہے.

اللہ خالق کے ساتھ یہ بداخلاقی کرتے
ہوئے اسے مخلوق کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے کا فائدہ کیا ہوگا؟!

اس لیے ہم آپ سچائی کے ساتھ کو
دعوت دیتے ہیں کہ آپ ذرا اپنے عقیدہ کے بارہ میں غور کریں اور یہ گواہی دیتے ہوئے
اعلان کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہی الہ اور رب
ہے اس کے علاوہ کوئی اور رب اور الہ و معبود نہیں، آپ توحید کا اعلان کرتے ہوئے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی اقرار کرلیں تو اس طرح آپ دونوں خیر و
بھلائیوں کو جمع کرلیں گی.

سوم :

اپنے خاوند سے جو ظلم و ستم کی شکار
ہیں وہ اس لیے نہیں کہ وہ شخص مسلمان ہے؛ کیونکہ اسلام تو مسلمانوں کو اپنی بیویوں
کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیتا ہے.

اور اس لیے بھی نہیں کہ آپ غیر مسلم
ہیں، کیونکہ دین اسلام مسلمان یا پھر اہل کتاب میں سے بیوی کے ساتھ حسن معاشرت میں
کوئی فرق نہیں کرتا.

بلکہ کتابی عورت کے ساتھ بالاولی حسن
معاشرت کرنی چاہیے تا کہ اس کے لیے اسلامی اخلاق واضح کیا جا سکے اور اسی سبب سے
اللہ تعالی اسے ہدایت عطا فرمائے اور وہ جہنم کے عذاب سے محفوظ ہو جائے.

آپ کے ساتھ خاوند جو کچھ کر رہا ہے
وہ سب کچھ اپنے دین سے دوری کی بنا پر کر رہا ہے، کیونکہ آدمی جتنا اپنے دین پر عمل
کرنے والا ہوگا اسی قدر اس کا اخلاق بھی بہتر ہوگا اور پھر اس کے نتیجہ میں ہر
حقدار کو اس کا حق بھی ادا کریگا، کاش وہ اپنے دین اسلام کی تطبیق کرتا اور اس کو
اپنے اوپر لاگو کرتا تو آپ دیکھتیں کہ آپ کے ساتھ کس قدر رحمت و مودت اور محبت و پیار
سے پیش آتا اور آپ کے ساتھ حسن معاشرت بھی کرتا، لیکن افسوس اس نے دین کو چھوڑ رکھا
ہے صرف نام کا ہی مسلمان ہے.

چہارم :

خاوند کی جانب سے آپ کو جو تنگی اور
ظلم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اسی طرح کے ظلم و ستم کا شکار تو مسلمان بیویاں بھی
ہیں! اور عیسائی بیویاں بھی ظلم و ستم کا شکار ہیں، یا جس دین پر بھی وہ عمل کرتی
ہوں سب ہی ایسی ظلم و زیادتی کا شکار ہوتی ہیں، چاہے خاوند اور بیوی کا دین ایک ہی
کیوں نہ ہو.

معاملہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا اخلاق
تو ایسا نہیں اور نہ ہی دین اسلام انہیں ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے، بلکہ دین اسلام

تواس طرح کا ظلم و ستم قبول ہی نہیں کرتا، یہ تو صرف بنا پر ہے کہ وہ شخص بذاتہ اپنے دین اسلام پر عمل نہیں کرتا اوراس شخص میں دینی طور پر خلل پایا جاتا ہے.

اور ہوسکتا ہے یہ خلل تو مرد کی اصل
میں ہو حتی کہ اصل ایمان میں ہی خلل ہو اللہ اس سے محفوظ رکھے کیونکہ جو دین اسلام پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسا عمل نہیں کرتا.

پنجم :

جب ثابت ہو جائے کہ آپ کا خاوند
انبیاء اور دین اسلام پر سب و شتم کرتا ہے تو وہ مرتد ہے، یہی وہ بات ہے جو ہم اوپر کی سطور میں آپ سے کہہ چکے ہیں کہ بہت سارے لوگوں کے اصل ایمان میں خلل ہوتا ہے، اوران کا دین اسلام کے دائرہ میں داخل ہونا ہی یقینی نہیں ہوتا؛ اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے، تو اس صورت میں اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا.

اور اس میں طلاق کی ان قسموں کو
مدنظر نہیں رکھا جائیگا جو اس نے آپ کے لیے قسمیں کھا رکھی ہیں، کیونکہ اس شخص کا مرتد ہو جانا ہی نکاح کو فسخ کر دیتا ہے، چاہے بیوی مسلمان ہو یا پھر اہل کتاب سے تعلق رکھتی ہو، اسے چاہیے کہ وہ جس مسلک اور مذہب حنفی کی طرف منسوب ہے اس سلسلہ میں وہ حنفی علماء کے اقوال و فتاوی جات کا ہی مطالعہ کر لے، بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ وہ حنفی مذہب کی طرف منسوب ہونے میں بھی جھوٹا ہے.

حنفی عالم دین امام سرخسی رحمہ اللہ
کا قول ہے :

"ہمارے نزدیک تو جب مسلمان شخص مرتد
ہو جائے تو اس کی بیوی اس سے بائن ہو کر جدا ہو جاتی ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا پھر اہل کتاب سے تعلق رکھتی ہو، چاہے بیوی سے دخول کر چکا ہو یا دخول نہ کیا ہو" انتہی

دیکھیں : المبسوط (49/5).

اصلا یہ حکم کسی فیصلہ کا محتاج
نہیں، بلکہ آپ پورے مہر کی حقدار ہیں.

الموسوعۃ الفقهیۃ میں درج ہے :

"احناف علماء کا کہنا ہے کہ :

جب مسلمان خاوند یا بیوی میں سے کوئی
ایک مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس سے بائن ہو جائیگی، چاہے وہ مسلمان ہو یا اہل
کتاب سے تعلق رکھتی ہو، اس سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو؛ کیونکہ مرتد ہو جانا
نکاح کے منافی ہے اور یہ فوری طور پر فسخ نکاح کا باعث بنے گا، اس میں طلاق کی کوئی
ضرورت نہیں، اور نہ ہی یہ کسی فیصلہ و عدالت کا محتاج ہے .

اور اگر دخول کے بعد مرتد ہو جائے
تو پھر بیوی کو پورا مہر ملے گا" انتہی مختصرا

دیکھیں : الموسوعۃ الفقهیۃ (198/22
).

شیم :

لیکن اگر صورت حال یہ ہے جیسا کہ آپ
نے بیان کیا ہے کہ اس نے بیس بار آپ کو طلاق دی ہے، تو یہ ایک اور دلیل ہے کہ وہ
شخص اپنے دین کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، اور اس کے نزدیک دین اسلام کے احکام کی کوئی
حرمت اور مقام و مرتبہ نہیں ہے، کیونکہ طلاق میں تو صرف تین بار طلاق دینا ہی کافی
تھا اس طرح آپ اس کے لیے حرام ہو جاتیں، اور تین طلاقوں کے بعد آپ کا اس کے ساتھ رہنا
حرام ہے، بلکہ اس سے بھی قبل صرف اس کے مرتد ہو جانے کے باعث ہی ایسے شخص کے ساتھ
رہنا حرام ہے، یا پھر تین بار طلاق دینے سے آپ دونوں کے مابین حرمت ثابت ہو جاتی.

اس لیے آپ کسی بھی طریقہ سے اس شخص
سے چھٹکارا حاصل کریں، اس کے لیے یا تو آپ اپنا مقدامہ شرعی قاضی کے پاس لے جائیں،
یا پھر کسی اسلامک سینٹر میں، یا کسی اور اسلامی کمیٹی کے سامنے اپنا معاملہ پیش
کریں، اور اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر آپ قانونی اور سرکاری عدالت میں بھی اپنا مقدمہ
پیش کر سکتی ہیں.

اہم بات یہ ہے کہ آپ یہ علم میں رکھیں
کہ خاوند کے اس برے معاملے اور سوء معاشرت میں دین اسلام کوئی سبب نہیں، بلکہ دین

اسلام نے تو آپ کے ساتھ عدل وانصاف سے کام لیا ہے، اور دیکھیں دین اسلام تو ایسے شخص پر مرتد ہونے کا حکم لگاتا ہے، اور اس طرح ایسے شخص کے ساتھ کیا ہوا نکاح فسخ ہو جائیگا اور آپ اس سے آزاد ہو جائینگی، اور دیکھیں پھر دین اسلام نے آپ کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ اس صورت میں خاوند آپ کو پورا مہر ادا کریگا.

اللہ کی بندی ذرا آپ اس موقف پر
تو غور کریں جو ہم آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
خیبر کے یہودیوں کے مابین معاملہ تھا جس کی بنا پر خیبر کی فصل کا نصف غلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا تھا؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ ہر سال خیبر والوں کے پاس جاتے اور وہاں کی فصل اور پھل وغیرہ کا اندازہ لگا کر آدھا دینے کا حکم لگاتے تو انہوں نے اس صحابی کو ایک سال اندازہ کی شدت میں کمی کرنے کے لیے رشوت دینا چاہی تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ نے کہا :

او اللہ کے دشمنوں تم مجھے حرام
کھلانا چاہتے ہو؟! حالانکہ میں تمہارے ہاں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے بہتر اور اچھا ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں، اور تم میرے نزدیک تو بندروں اور خنزیروں سے بھی بدتر ہو؛ لیکن میرا تمہیں یہ ناپسند کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری محبت مجھے اس پر نہیں آمادہ نہیں کرتی کہ میں تمہارے ساتھ عدل وانصاف سے کام نہ لوں اور تمہارے ساتھ بے انصافی کروں!!

وہ کہنے لگے : اسی کے ساتھ تو آسمان و
زمین قائم ہے!!

اسے ابن حبان (607/11) اور بیہقی
(114/6) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے
کہ وہ آپ کے دل کام کی طرف لگائے جسے وہ پسند کرتا اور جس پر وہ راضی ہوتا ہے، اور آپ کا سینہ دین اسلام کے لیے کھول دے، اور آپ کی مصیبت وتکلیف کو ختم کر دے.

واللہ اعلم.